متعدد بار ذکر آیا ہے اور مناظرانہ رنگ میں ان کی تردید وتغلیط کی گئی ہے، اور اگرچہ مصنف نے نقل روایات میں قطعاً احتیاط کو ملحوظ نہیں رکھی، صحیح ضعیف بلکہ موضوع روایات تک جن سے اثبات مدعا میں مدد مل سکتی تھی آنکھ بند کر کے ان کا انبار لگاتے گئے ہیں بایں ہمہ نفس کتاب کی اہمیت اور افادیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا، یہی کچھ کم نہیں ہے کہ انھوں نے تیرھویں صدی تک کے علماء و فقہائے احناف کا تذکرہ مع ان کے سنین وفات کے قلم بند کر دیا۔ امام اعظم کا تذکرہ بہت مفصل اور مبسوط ہے جس میں ان تمام اعتراضات کا مدلل جواب دیا گیا ہے جو امام اعظم یا فقہ حنفی پر کیے جاتے رہے ہیں، مگر یہ امر افسوسناک ہے کہ مصنف امام اعظم کی حمایت کے جوش میں امام بخاری اور امام مسلم پر بھی بڑی بیباکی سے ہاتھ صاف کر گئے ہیں۔

یہ کتاب حدائق الحنفیہ کے نام سے تین مرتبہ نولکشور پریس لکھنؤ میں طبع ہوئی تھی۔ آخری طباعت ۱۹۰۶ء میں ہوئی، اس بنا پر عرصہ سے کتاب ناپید تھی، خوشی کی بات ہے کہ پاکستان کے نامور فاضل اور محقق خورشید احمد خاں صاحب کو پندرھویں صدی ہجری تقریبات کے موقع پر ادھر توجہ ہوئی اور انھوں نے بڑی محنت و کاوش سے اس کتاب کو اڈٹ کر کے چوتھی بار اعلیٰ طریقہ پر شائع کیا۔ اور کتاب میں تیرھویں صدی تک کے علمائے احناف میں سے جن علماء کا تذکرہ، جن کی تعداد ۱۰۳ ہے ترک ہو گیا تھا ان کے حالات بھی مرتب کر کے کتاب کا تکملہ لکھا اور اس طرح اسے ایک جامع تذکرہ بنا دیا۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ شروع میں ایک مقدمہ لکھا ہے جس میں مصنف کے حالات و سوانح اور ان کی تصنیفات و تالیفات کا تذکرہ اور کتاب کی سرگزشت تحقیق سے لکھی ہے، پھر کتاب میں مصنف سے متعدد فروگذاشت اور غلطیاں ہو گئی تھیں مثلاً: حنفی علماء کے ساتھ غیر حنفی علماء بھی اس میں شامل ہو گئے، کسی کی کتاب کسی کی طرف منسوب کر دی، سن وفات یا کوئی اور تاریخ غلط لکھ دی، یا بعض جگہ سن وفات سرے سے درج ہی نہ تھا یا کسی صاحب ترجمہ کی تالیفات کا ذکر بالکل متروک ہو گیا تھا یا ذکر تھا مگر کوئی اہم کتاب رہ گئی تھی، فاضل مرتب نے حواشی میں ان سب امور کی نشاندہی کی ہے، شروع میں فہرست مضامین اور آخر میں حواشی اور تکملہ کے ماخذ و مصادر کی فہرست یہ دونوں بھی مفصل اور اب ٹو ڈیٹ ہیں۔